خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 46-81 نمبر 59 | منگل 21 شوال 1416ھ 12 امان 1375ھش 12 مارچ 1996ء

اگر کوئی نجات اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو اپنی زندگی وقف کرے

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ اپنی جماعت کو وصیت کروں اور یہ بات پہنچادوں آئندہ ہر ایک کا اختیار ہے کہ وہ اسے سنے یا نہ سنے کہ اگر کوئی نجات چاہتا ہے اور حیات طیبہ اور ابدی زندگی کا طلبگار ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی زندگی وقف کرے اور ہر ایک اس کوشش اور فکر میں لگ جاوے کہ وہ اس درجہ اور مرتبہ کو حاصل کرے کہ کہہ سکے کہ میری زندگی' میری موت' میری قربانیاں میری (عبادتیں) اللہ ہی کے لئے ہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کرلو۔

یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے۔ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے۔ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔ خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے۔ ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرماں بردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا۔ کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی دولت ہو سکتی ہے مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی۔ ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 595)

اپنے ایمان کی ترقی کی فکر کرو

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

میں نصیحت کرتا ہوں کہ دکھاوے کے لئے کوئی کام کرنا کچھ بھی نتیجہ خیز نہیں۔ کسی شاعر نے کہا ہے

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

اگر وہ ظالم ظلم نہیں چھوڑتا تو میں اپنی بے پروائی اور استغنا کی حالت کو کیوں ترک کروں اور اس طرح اس کے سامنے ذلیل ہوں۔ وہ اگر اپنے ظلم پر پختہ ہے تو میں بے پروائی پر پختہ رہوں گا۔ پس وہ شخص (صاحب ایمان) نہیں کہلا سکتا جب وہ اپنے عہد پر قائم نہ ہو۔ کیونکہ (صاحب ایمان) وہ ہے جو خدا کے لئے نکلتا ہے اس کا فرض ہے کہ آگے آئے اور پیچھے قدم نہ رکھے۔ اگر وہ قدم آگے رکھ کر پیچھے ہٹاتا ہے تو یہ اس کے لئے قابل شرم ہے۔

پس چاہئے کہ اپنا رویہ بدلو ورنہ ایسا ایمان خدا

باقی صفحہ 2 پر

جو منافقانہ چال چلتا ہے اور دو رنگی اختیار کرتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح و تقریب شادی

○ عزیزم مکرم منور احمد عامر صاحب امریکہ ابن محترم چوہدری مجید احمد صاحب صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ کا نکاح بھمراہ شازیہ ارم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد نے مورخہ 96-3-7 کو پڑھا۔ اگلے روز دعوت طعام کے بعد محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ہی نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے مبارک فرمائے۔

○ مکرم ناصر محمود باجوہ صاحب ابن مکرم محمود احمد باجوہ صاحب لاہور کینٹ کا نکاح بھمراہ عزیزہ مکرمہ عاصمہ باجوہ صاحبہ بنت مکرم محمد سلیم ناصر صاحب باجوہ لاہور کینٹ مورخہ 19 جنوری 1996ء کو دارالذکر لاہور میں مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی سلسلہ لاہور نے بعوض ساٹھ ہزار روپے حق مہر پڑھا۔

مورخہ 27 فروری 1996ء کو تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ دولہا اور دولہن محترم چوہدری ظہور احمد باجوہ صاحب ایڈیشنل ناظر اعلیٰ کے بھتیجا اور بھتیجی ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

ولادت

○ مکرم راؤ حامد احمد صاحب و محترمہ بدر منیر صاحبہ الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 29- جنوری 1996ء کو بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جس کا نام "نعماء ثمر" تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ وقف نو میں شامل ہے۔ یہ بچی مکرم راؤ ناصر احمد صاحب الفیصل ٹاؤن لاہور کی پوتی اور مکرم ملک غلام نبی شاہد صاحب حال بیلجیم کی نواسی ہے۔

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک و خادمہ دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

12- امان 1375 ھش 12 - مارچ 1996ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے۔ زبان تک جو ایمان رہتا ہے۔ اور دل میں داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہیں ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے۔ سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کردے۔"

اس ارشاد کے مطابق ہم میں سے ہر شخص کو یہ سوچنے اور پرکھنے کی ضرورت ہے کہ کیا ہماری باتیں صرف زبان تک محدود ہیں یا وہ ہمارے دل کی گہرائی تک اترتی ہیں اور ہمارے اعمال پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ کسی بات کا کہہ لینا تو بہت آسان ہوتا ہے لیکن اس کا کر کے دکھانا اصل بات ہے۔ ویسے بھی جو بات عمل سے ظاہر نہ ہو سکے اس کا انسان کی اپنی زندگی پر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا اور دوسروں پر بھی کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے

ویسے تو بات زبان سے کی جاتی ہے لیکن اگر زبان سے کی جانے والی بات کا تعلق دل کے ساتھ نہ ہو انسان خود اس پر عامل نہ ہو تو دوسرے لوگوں پر وہ بات قطعاً کوئی اثر نہیں رکھتی۔ بعض لوگ بڑی لچھے دار باتیں کرتے ہیں اور نتیجہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ اور بعض لوگ نہایت سادہ سے الفاظ میں کچھ کہتے ہیں اور لوگوں کی زندگی بدل کے رکھ دیتے ہیں۔ یہ ہوتا اس طرح ہے کہ اگر زبان سے بات کہی جائے اور عملی طور پر اس کا اپنی زندگی پر بھی اثر نہ ہو تو دوسروں کی زندگی پر بھی اس کا اثر نہیں ہو سکتا۔ لیکن اگر بات دل سے نکلے' انسان خود بھی اس پر عامل ہو اور دوسروں کو بھی اس پر عمل کرنے کے لئے کہے تو وہ بات یقیناً دوسروں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ پس کوشش یہ ہونی چاہئے کہ ہماری باتوں کا صرف زبان ہی سے تعلق نہ ہو بلکہ وہ دل سے نکلیں۔ اور دل سے بھی اس طرح نکلیں کہ ان پر ہمارا اپنا عمل ظاہر و باہر ہو۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کا ایک اور ارشاد ملاحظہ کیجئے۔ فرمایا۔

"یہ سچ ہے کہ دولت مند کا بہشت میں داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں داخل ہونا۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس کا مال اس کے لئے بہت سی روکوں کا موجب ہو جاتا ہے اس لئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو۔ اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے خرچ کرو۔"

مال کا جو ذکر کیا گیا ہے اس سے ہرگز یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ صرف دولت مند ہی کے پاس مال ہوتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ مال دار تو ایسے شخص کو کہتے ہیں جس کے پاس بہت سا مال ہو۔ لیکن جب خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کا سوال پیدا ہو تو وہاں مال سے مراد صرف زیادہ مال ہی نہیں بلکہ جو کچھ بھی کسی کے پاس ہے کیونکہ خدا کے ہاں قربانی کی مقدار نہیں بلکہ اس کے پیچھے روح ہوتی ہے' اخلاص نیت سے تھوڑی سی رقم بھی بہت زیادہ مال سے زیادہ اہمیت رکھتی ہے۔

پس ہم میں سے ہر شخص کو اپنے آپ کو اس ارشاد کا مخاطب سمجھنا چاہئے اور جو کچھ بھی ہمارے پاس ہے اس میں حسب استطاعت نیک نیتی سے ادا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

ہار جانا ہے ہارنے کی سزا
قوم اس پر ہی اکتفا کر لے
جیت اگلی دفعہ مقدر ہو
ہاتھ اُٹھا کر یہی دعا کر لے

ابو الاقبال

○

سفر کا یا قیام کا' کوئی اشارہ بھی نہیں
فلک پہ چاند بھی نہیں کوئی ستارہ بھی نہیں

ترے قدیم شہر میں وہ رونقیں تجھی سے تھیں
کہ تیرے بعد کوئی تیرا استعارہ بھی نہیں

کہاں سے لے کے آؤں میں دل و نظر کی وسعتیں
ترے لطیف خواب کا کوئی کنارہ بھی نہیں

ہے میری تنگ دامنی بھی روک تیری راہ میں
مگر ترے بغیر اب مرا گزارہ بھی نہیں

ہماری چشمِ نم تو ہے پر اس میں تیرا غم بھی ہے
تمہارے درد مند اتنے بے سہارا بھی نہیں

یہ مصلحت سے ماورا عقیدتوں کی بات ہے
تمہارا جو نہیں ہے شخص وہ ہمارا بھی نہیں

اکرم محمود

جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں وہ زندہ رہتے ہیں

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں۔

"یاد رکھو جو لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں مرتے ہیں وہ مرتے نہیں۔ بلکہ زندہ ہوا کرتے ہیں اور اس زمانہ نے تو پہلی موت کی شکل بھی تبدیل کر دی ہے پرانے زمانے میں تلواروں اور چھریوں کے زخم کھا کر لوگ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دیتے تھے۔ یا بندوقوں کا نشانہ بن کر مرتے تھے لیکن اب عام طور پر اس قسم کی موت نہیں بلکہ وہ موت ہے جو دین کی خدمت کے لئے اپنی زندگی وقف کرتے ہوئے آتی ہے کبھی کبھار پہلی قسم کی موت بھی آ جاتی ہے............ مگر زیادہ تر موت وہی ہے جو دین کے لئے اپنی زندگی وقف کرنے اور دین کے مطابق اپنی زندگی بنانے میں آتی ہے۔"

(الفضل 8- مارچ 1936ء)

بچوں کی تربیت بذریعہ

تحریک جدید

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کا ارشاد ہے۔

"میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ دوست اپنے بچوں کا بھی چندہ لکھوایا کریں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیا کریں کہ یہ تحریک جدید کا چندہ ہے تاکہ انہیں ساری عمر یاد رہے اور وہ اپنی اولاد کو بھی نصیحت کرتے رہیں"

(وکیل المال اول تحریک جدید)

بقیہ صفحہ 1

کے سامنے قیامت کے دن کام نہیں آئے گا۔ ایسی باتوں سے تم خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ بلکہ اپنی جانوں کو دھوکے میں مبتلا کرتے ہو۔ خدا اسی کی قدر کرے گا جو خالص ہے جس میں عزت طلبی کا مادہ ہے۔ وہ اس میدان میں نہیں آ سکتا۔ پس اپنے ایمان کی ترقی کی فکر کرو۔ اللہ تعالیٰ تم پر فضل کرے اور تمہاری کمزوریوں کو دور فرمائے۔ جو طاقتور ہیں ان کو کام کی توفیق دے اور ارادوں کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(از خطبہ 8- جون 1923ء)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

افکارِ عالیہ

خطبہ فرمودہ 11 نومبر 1994ء میں فرمایا۔

مسند احمد بن حنبل کی حدیث ہے حضرت معاذ بن انسؓ بیان فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

سب سے بڑی فضلیت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور جو تجھے نہیں دیتا ہے اسے بھی دے۔ اور جو تجھے برا بھلا کہتا ہے۔ اس سے تو درگزر کر۔ پس یہ اسی مضمون کی اور شاخیں ہیں جو شروع سے میں بیان کر رہا ہوں۔ ہر نیکی اپنی مختلف شاخیں رکھتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ ہر نیکی کو اس طرح تفصیل سے بیان فرماتے ہیں کہ اس کی جڑوں کے اوپر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے تنے پر بھی روشنی ڈالتے ہیں۔ اس کے رنگ اس کی خوشبو اس کے پھول پتوں پر جو شاخیں پھیلتی ہیں ان کی بھی پیروی فرماتے ہیں۔ ہر بات کو پوری طرح کھول کر ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ فرماتے ہیں بڑی فضلیت یہ ہے کہ تو قطع تعلق کرنے والے سے تعلق قائم رکھے اور اکثر معاشرے کی خرابیوں میں جب تحقیق کی جاتی ہے تو کہتے ہیں۔ اس نے تعلق توڑا ہے۔ اس نے کاٹا ہے۔ وہ ذمہ دار ہے۔ رسول کریم ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ ٹھیک ہے تم نے نہیں توڑا۔ جس نے توڑا ہے اس سے تعلق رکھو گے تو پھر تم میرے نزدیک صاحب فضلیت ہو۔ جو تعلق قائم رکھتا ہے اس سے تعلق قائم رکھنا کون سی فضیلت ہے۔ تعلق کے جواب میں تو تعلق خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔ غیر بھی اگر آپ سے پیار کا اظہار کرے تو آپ کو فوری طور پر اس سے تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ رستہ چلتے مسافر سے کسی سے آپ پیار سے بات کریں تو وہ آپ سے ایک تعلق قائم کر لیتا ہے۔ اس لئے یہ بہت بڑی حکمت کی بات ہے۔ فرمایا۔ بڑی فضیلت یہ ہے کہ قطع تعلق وہ کر رہا ہے اور تو اس سے تعلق رکھے۔ اس کو فضیلت کہتے ہیں۔ اور یہی چیز ہے جو اگر اپنا لی جائے تو معاشرے میں بہت بڑے فسادات ختم ہو جائیں۔ بہت تکلیف دہ واقعات رونما ہوتے ہیں اور ان میں سے مختلف وجوہات ہیں جو بعض میں بیان کر چکا ہوں۔ ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ کہتے ہیں کہ اس نے پہل کی۔ اس نے ہم سے منہ موڑا۔ اس نے فلاں رشتہ پر ہمیں بلایا نہیں اس کا حق تھا اپنی بہن کا خیال رکھتا۔ اس نے تعلق کاٹ لیا ہم کیوں ایسی بات کریں۔

سبک سر بن کے کیا پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

بعض وہ یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر کوئی سرگرانی کرے گا تو اگر ہم نے سر جھکایا تو ہم ہلکے سر والے کہلائیں گے۔ یہ شاعری کی باتیں ہیں۔ فضول' بے ہودہ' اعلیٰ اخلاق کے مضامین نہیں ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں۔ تم سبک سر بنو گے تو خدا کے حضور تمہارا سر بلند ہو گا۔ اس کو عظمت نصیب ہو گی۔

پس خدا کی خاطر جہاں سے تعلق تم سے کاٹا جا رہا ہے وہاں تعلق جوڑ کے دکھاؤ پھر فرمایا۔ جو تمہیں نہیں دیتا اسے بھی دے۔ جو دیتا ہے اس کے متعلق تو یہ حکم ہے کہ اس سے بڑھ کر دو۔ یا اس کے لئے دعائیں کرو۔ اس کے لئے کچھ ایسا کرو کہ تمہارے دل کو یقین ہو جائے کہ جتنا اس نے تمہارے لئے کیا تھا اس سے زیادہ تم کر بیٹھے ہو۔ فرمایا یہ تو ہے ہی لیکن ہم تمہیں اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جو نہیں دیتا اس کو بھی دو۔ ورنہ جو دینے والے ہیں ان کے آپس کے تعلقات تو قائم ہو جائیں گے وہ سوسائٹیاں جو نہ دینے والے ہیں ان کے درمیان اور ان کے درمیان ایک خلیج حائل ہو جائے گی۔ اور دین حق کا جو معاشرہ ہے اس میں اوپر کے طبقے میں اور نیچے کے طبقے میں کوئی خلیج نہیں ہے۔ ان کو جوڑنے کا ایسا عظیم انتظام فرمایا گیا ہے جیسے ہوا کی سرکولیشن کا انتظام کیا جاتا ہے۔ جہاں چھتیں چھوٹی ہوں وہاں دوسرے ذرائع سے پنکھے وغیرہ لگا کر سرکولیشن کا انتظام کیا جاتا ہے تاکہ اوپر کی ہوا نیچے کی ہوا سے مل جائے۔ (کلام الٰہی) اس مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے (-) کہ یہ نہ ہو کہ امیر امیروں کو ہی تحفے بھیجتے رہیں اور امیروں سے سے ہی قبول کرتے رہیں تاکہ اوپر کے دائرے ہی میں تمہارے درمیان چیزیں گھومتی رہیں۔ اصل نیکی یہ ہے کہ جو غریب طبقہ ہے جس سے تمہارے لین دین کے تعلقات نہیں ہیں ان کو دو تاکہ یہ سرکولیشن ایک اوپر کے دائرے میں نہ گھومے اوپر سے نیچے کی طرف بھی آئے۔ حفظان صحت کے جو روحانی اصول ہیں ان کو آنحضرت ﷺ سے جب سنتے ہیں تو یوں لگتا ہے کہ اس زمانے کا جدید ترین سائنس دان حفظان صحت کے اصولوں پر جو دریافتیں کر رہا ہے روحانی دنیا کے لحاظ سے ان سب کا علم آنحضرت ﷺ کو اس زمانے میں پہلے ہی دے دیا گیا تھا۔ کوئی چیز آپ سے اوجھل نہیں رکھی گئی تھی۔

خدا تعالیٰ کی رحمت کے دروازوں میں سے رحمت کا ایک دروازہ جو ہم پر کھولا گیا ہے وہ وقف جدید کا دروازہ ہے اس نظام کے ذریعہ حضرت (امام جماعت الثانی) نے ہمارے لئے نیکیاں کرنے اور رحمتیں کمانے کا سامان کر دیا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

حضرت مولانا ابو المنیر نور الحق کے بارے میں

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ارشاد

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے 5- جنوری 1996ء کے خطبہ میں فرمایا۔

حضرت مولوی ابو المنیر صاحب کا میں نے ذکر کیا تھا..........

مولوی صاحب کے متعلق مختصر تعارف میں کرا دیتا ہوں کہ آپ کی پیدائش 17- دسمبر 1917ء کی ہے یعنی مجھ سے عمر میں گیارہ سال بڑے تھے اور اللہ کے فضل کے ساتھ بچپن ہی سے خدمت دین کے لئے وقف اور ہمہ تن خدمت دین خصوصاً علمی خدمت میں پیش پیش رہے آپ کے دادا حضرت حکیم چراغدین صاحب (-) اور والد حضرت منشی عبد الحق صاحب (-) دونوں (رفیق) تھے اور منشی صاحب کی ساری اولاد خدا کے فضل سے دیندار اور بہت نیک اور خدمت کرنے والی ہے اور ان کی اگلی نسلیں بھی اسی رنگ میں رنگین ہیں۔

حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کا دست شفقت خصوصیت سے حضرت مولوی صاحب پر ہوا کرتا تھا یہاں تک کہ بہت سے لوگ اس سے حسد نہیں تو رشک محسوس کیا کرتے تھے مگر دیکھنے والوں کو حسد لگا کرتا تھا۔ اس حد تک مولوی صاحب سے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) شفقت فرمایا کرتے تھے کہ دوسرے علماء کو بھی تکلیف ہوتی تھی کہ اس میں کون سی زیادہ باتیں آ گئی ہیں جو اتنا لاڈلا ہے۔ اور بڑی بات یہ تھی کہ خدمت دین میں خصوصاً علمی خدمت میں مولوی صاحب کو ایک لمبے عرصے تک توفیق ملی ہے کہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی مدد کریں اور اس کا اظہار مختلف رنگ میں (حضرت صاحب) نے اس طرح بھی فرمایا کہ قادیان میں 1945ء میں جو تعلیمی کمیٹی انجمن کی قائم فرمائی جس کے صدر مرزا بشیر احمد صاحب (-) تھے اس میں مولوی صاحب کو بھی اپنی کم عمری کے باوجود (اس زمانے کے لحاظ سے) اس کا ممبر بنایا اور باقی ممبر جو تھے ان کا اندازہ کریں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے علاوہ ملک غلام فرید صاحب مولوی شمس صاحب اور ملک سیف الرحمان صاحب وغیرہ۔

ایک موقعہ پر آپ کو ناظر انخلاء و آبادی مقرر فرمایا گیا جامعۃ المبشرین میں 1949ء میں آپ مدرس مقرر ہوئے اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ جماعت میں جو عہدے ہیں ان کی کوئی خاص قیمت نہیں خدمت ہے بس۔ کسی بھی شخص کو کبھی ناظر بنا دیا جائے کبھی استاد بنا دیا جائے مجال ہے کبھی ماتھے پر بل پڑیں کہ میں ناظر تھا اب استاد بنا دیا گیا ہوں اسی طرح شوق اور ولولے سے ہنستے کھیلتے مسکراتے ہوئے خدمت سرانجام دینے کی روح ہے جو جماعت کو زندہ رکھے ہوئے ہے۔ تو وہاں میرے بھی استاد تھے۔ (کلام الٰہی) کے لئے ہمارے مولوی نور الحق صاحب ہی استاد ہوا کرتے تھے اور بڑی شفقت کا تعلق تھا بڑی بے تکلفی تھی بچے ان کو تعلیم میں چھیڑا بھی کرتے تھے۔ اور یہ مسکرا کر حوصلے کا ثبوت دیا کرتے تھے کافی۔ یہ عجیب قسم کے ہمارے تعلقات ہوا کرتے تھے۔ ادب بھی ہوتا تھا اور بے تکلفی بھی۔

وقف جدید کا جب قیام عمل میں آیا ہے تو آغاز ہی سے جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے آپ بھی مجلس وقف جدید کے ممبر رہے اور ہم ہمیشہ مالی معاملات میں حضرت مولوی صاحب کو ضرور مقرر کیا کرتے تھے کیونکہ یقین تھا کہ یہ مالی نگرانی میں بہت اعلے مرتبہ رکھتے ہیں اور یقین ہوتا تھا کہ کسی غلط خرچ کی اجازت ہی نہیں دیں گے اس لئے امانتوں پر دستخطوں کے لئے مولوی صاحب کا نام ضروری تھا اور اکاؤنٹس کو دیکھنے کے بعد جب تسلی کر لیتے تھے کہ درست خرچ ہو رہی ہے تب دستخط کیا کرتے تھے۔

مجلس افتاء میں بھی رہے۔ دار القضاء کے بورڈ میں بھی رہے اور (کلام الٰہی) پبلیکیشنز- ناظم بکڈپو- سیکرٹری نصرت پرنٹرز رہ کر اہم خدمات سرانجام دیں اور اب میں (کلام الٰہی) کا جو اردو ترجمہ کر رہا ہوں اس میں بھی حسب سابق جیسا کہ حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) بھی بعض علماء سے خدمت لیا کرتے تھے میں نے ایک ترجمہ (-) کمیٹی بنائی ہے ربوہ میں۔ جو میرے ترجمے پر نظر ڈالتے ہیں گہری۔ کہیں کوئی گرائمر کی غلطی میری لاعلمی کی وجہ سے رہ گئی ہو یا کوئی ایسا نکتہ جو میری توجہ میں لانا ضروری ہو اور بڑی محنت سے اس پر غور کرتے ہیں (-) چھان بین کر کے اپنا مافی الضمیر میرے سامنے رکھ دیتے ہیں پھر میں فیصلہ کرتا ہوں کہ ان کی بات سے اتفاق کروں یا نہ کروں بسا اوقات کرتا ہوں بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اکثر تجویزیں رد کرنی پڑتی ہیں وہ سمجھتے ہیں تو بڑی خوشی سے قبول کر لیتے ہیں کہ ہاں یہ بات درست ہے تو اس طرح ہم مل جل کر خدمت کر رہے ہیں۔

مولوی نور الحق صاحب کو بھی اس میں مقرر کیا گیا تھا اور اس میں انہوں نے بہت اہم کردار ادا کیا ہے ہر میٹنگ میں شامل ہوتے رہے اور بڑی گہری نظر سے مشورہ بھیجا کرتے تھے جب میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری رحیم بخش صاحب (آف شیخوپورہ)

محترم عطا محمد صاحب (ریٹائرڈ) اورنٹیل ٹیچر ربوہ ضلع جھنگ نے 18 جنوری 1953ء کے الفضل میں چوہدری صاحب کے متعلق لکھا۔

چوہدری رحیم بخش صاحب ضلع شیخوپورہ کے ایک مشہور زمیندار خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ کے والد صاحب کا نام چوہدری میراں بخش صاحب تھا جو پنجاب میں تھانیدار تھے۔ آپ کی تعلیم میٹرک تھی۔ مگر باوجود اس کے کہ میٹرک پاس نہ تھے۔ تحریر اور تقریر کا انہیں اللہ تعالیٰ نے ایک خاص ملکہ عطا فرمایا تھا۔ آپ سے میری پہلی ملاقات 1930ء میں ہوئی جبکہ میرا تبادلہ گورنمنٹ ہائی سکول باغبانپورہ سے گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ میں ہوا۔ پہلی ملاقات کے دوران ہی وہ مجھ سے ایسے بے تکلف ہو گئے کہ گویا وہ میرے سگے بھائی ہیں۔ چنانچہ آخیر دم تک وہ مجھ سے برادرانہ سلوک کرتے رہے اور میں بے تکلف ان کے در دولت پر حاضر ہوتا اور اپنے گھر کی طرح ان کے ہاں ہر قسم کا آرام و راحت پاتا۔ اور کسی قسم کا حجاب وغیرہ محسوس نہ کرتا۔

آپ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے منجملہ ان کے ایک یہ تھی کہ چونکہ فطرت نیک تھی اس لئے باوجود تھانیدار کا لڑکا ہونے کے ان کی طبیعت مذہب کی طرف مائل تھی۔ چنانچہ فرمایا کرتے تھے۔ پہلی جنگ عظیم کے سلسلے میں جب وہ بغداد گئے تو انہوں نے سید عبد القادر جیلانیؒ کے مزار مبارک پر جاکر عبادت کی اور دعائیں کیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی دینی دنیوی بہتری کے سامان کرے۔ چنانچہ رؤیا میں ان کو پیر عبد القادر جیلانیؒ کی زیارت ہوئی اور آپ نے ایک چاندی کا روپیہ انہیں دیتے ہوئے فرمایا کہ دین تمہیں ہندوستان سے ملے گا۔ جب وہ جنگ کے بعد شیخوپورہ آئے تو دل میں کلام الٰہی کے مطالعہ کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمے والا ایک کلام الٰہی لے کر بڑے غور سے اس کا مطالعہ شروع کر دیا۔...... منشی خادم حسین صاحب بھیروی جو آپ کی ایک دوکان میں کرایہ دار تھے۔ ان کی دوکان میں احمدیت کے متعلق ٹریکٹ اور پوسٹر وغیرہ دیواروں پر آویزاں دیکھ کر ان سے سلسلہ کلام شروع کیا ہی تھا کہ ان سے کلام الٰہی و حدیث کی باتیں سن کر دل باغ باغ ہو گیا۔ منشی صاحب نے چند ایک کتب پڑھنے کے لئے دیں اور قادیان کا راستہ دکھا دیا۔ پھر کیا تھا آپ جوں جوں کتابیں پڑھتے تھے۔ سینہ صافی نورانی شعاعوں سے پر ہوتا گیا۔ حتیٰ کہ چند ہی یوم میں بیعت کے لئے طبیعت بے قرار ہو گئی۔ غالباً 1924ء میں یا اس کے قریب ہی انہوں نے حضرت امام جماعت الثانی کے دست مبارک پر بیعت کر لی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ بیعت کے بعد آپ کو دعوت الی اللہ کا ایک جنون پیدا ہو گیا۔ جس کی وجہ سے تھوڑے ہی عرصہ میں انہوں نے شیخوپورہ میں کوئی ہندو سکھ عیسائی ایسا نہ چھوڑا جس کے کانوں تک احمدیت کی دعوت نہ پہنچائی ہو۔ آپ ہر قسم کی سوسائٹی میں پہنچ کر احمدیت کا ذکر کرتے اور اس پیغام رسانی کو اپنی زندگی کا مقصد وحید سمجھتے تھے۔ ضلع بھر کے ملازمین ڈپٹی کمشنر اور ایس۔ پی سے لے کر ادنیٰ ادنیٰ چپڑاسیوں تک سپاہیوں تک آپ کی باتوں کو شوق سے سنا جاتا تھا۔ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس سے اثر قبول کرتے تھے۔ دعوت الی اللہ میں اس انہماک کی وجہ سے چونکہ کسب معاش کی فرصت نہ ملتی تھی اس لئے اللہ تعالیٰ بھی ان کی غیب سے مدد فرماتا تھا۔ اور عمر بھر خوش خوراک اور خوش پوشاک رہے۔ آپ عبادات کے سخت پابند تھے اور فجر سے پہلے کی عبادت بڑے شوق اور بڑے التزام سے کیا کرتے تھے۔ عبادت میں خشوع و خضوع کے بڑے عادی تھے اور ایسے ایسے عجیب رنگ میں اللہ تعالیٰ سے عرض حاجات کیا کرتے تھے کہ سن کر رشک آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو رویائے صادقہ بکثرت ہوا کرتے تھے۔

آپ کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خاندان سے ایک قسم کا عشق تھا۔ بالخصوص حضرت امام جماعت الثانی سے حد درجہ محبت تھی۔ اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بزرگ ہستیوں کے خلاف کوئی کلمہ نہیں سن سکتے تھے۔

آپ کی خوبیوں میں جو چیز طرہ امتیاز تھی وہ یہ تھی کہ مخالف کو ہر رنگ میں سمجھانے کی کوشش کرتے۔

آپ کے رشتہ داروں میں ایک بزرگ تھے جنہوں نے آپ سے بہت پہلے بیعت کی ہوئی تھی۔ مگر چونکہ بیعت کے بعد مرکز میں آمدورفت کا سلسلہ وہ قائم نہ رکھ سکے وہ آہستہ آہستہ احمدیت سے دور چلے گئے اور اکثر شیخوپورہ کے ایک فقیر کی صحبت میں جو ہمہ اوست کا قائل تھا جایا کرتے تھے۔ آپ نے بیعت کے بعد روزانہ اس بزرگ کو دعوت الی اللہ شروع کر دی۔ چند روز کے بعد اس بزرگ نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک وسیع میدان میں ایک شخص جس کے سر پر سفید پگڑی ہے اور سیاہ کوٹ اس نے زیب تن کیا ہوا ہے۔ کرسی پر بیٹھا ہے اور لوگوں کو پھل دار درخت لگانے کے لئے زمین تقسیم کر رہا ہے۔ کئی لوگوں نے اس سے زمینیں حاصل کر کے درخت لگا رکھے ہیں جن کے اقسام و قدو قامت مختلف ہیں چنانچہ انہوں نے بھی اسی حاکم سے زمین طلب کی اور ساتھ ہی پوچھا میں کیا چیز کاشت کروں۔ اس شخص نے ایک ایکڑ زمین دے کر کہا کہ تم اس میں سردے کاشت کر لو۔ چنانچہ سردے کاشت کئے گئے دیکھتے دیکھتے پک کر پھٹنے لگے۔ اس پر پکے پکے پھل توڑ کر انہوں نے ڈھیر لگا لیا اور ایک سردہ اس کرسی نشین کے پاس تحفتہ" لے گئے۔ چیر کر ایک قاش انہیں بھی دی اور ساتھ ہی فرمایا سردے تم خود کھاؤ اور اپنے رشتہ داروں کو دو۔ انہوں نے اس حاکم سے پوچھا ہمارے شہر میں ایک فقیر ہمہ اوست کا قائل ہے اگر آپ اجازت دیں تو ان سردوں میں سے اس کو بھی دوں۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ پہلے یہ پوچھ لینا کہ سب چیزیں خدا ہی خدا ہیں۔ یا خدا اور ہے اور مخلوق اور۔ اور اگر وہ کہے کہ سب چیزیں خدا ہیں تو نہ دینا۔ اور ایک بکری اور ایک سربمہر بوتل جیسے روح کیوڑہ وغیرہ کی ہوتی ہے انہیں دے کر کہا کہ اس بکری کا دودھ پیا کرو اور اس بوتل میں سے چند قطرے اس میں ڈال لیا کرو۔ چنانچہ جب یہ خواب آپ نے سنی تو اس کی تعبیر یہ کی کہ وہ زمین عطا کرنے والا شخص حضرت امام جماعت الثانی تھا۔ جو جابجا احمدیت کے پھلدار درخت لگا رہے ہیں۔ پودوں کے مختلف قدو قامت سے مراد یہ ہے کہ کہیں احمدیت دیر سے قائم ہے اور کہیں اس نے نیا نیا قدم رکھا ہے۔ بکری میں ہوں جو سارا دن ادھر ادھر پھر کر اپنا پیٹ پال لیتا ہوں اور دودھ وہ دینی علم ہے جس کی میں آپ کو دعوت دیتا ہوں اور بوتل والی روح احمدیت کی روح ہے۔

آپ نے اپنے پیچھے دو لڑکے اور چار لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ احباب بھی وفات یافتہ کی بلندی درجات کے لئے خاص طور پر دعائیں فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب (ریٹائرڈ) اورنٹیل ٹیچر ربوہ ضلع جھنگ کا یہ مضمون موجودہ وقت کے مطابق مناسب کانٹ چھانٹ کے بعد شائع کیا گیا ہے۔

تعارف کتب

مولانا عبد الباسط شاہد

ربوہ

برصغیر پاک و ہند کی تقسیم اور قیام پاکستان کے وقت مختلف قسم کے لالچوں اور سازشوں کے نتیجہ میں گورداسپور کا ضلع حق و انصاف کے گلے پر چھری پھیرتے ہوئے انڈین یونین میں شامل کر دیا گیا۔ قادیان سے نقل مکانی کر کے پاکستان آنے کے بعد جہاں الاٹ منٹوں اور چھینا جھپٹی اور نفسا نفسی کا عجب نظارہ دیکھنے میں آیا وہاں دیکھنے والوں نے عزم و ہمت اور توکل و اعتماد کی ایک غیر معمولی مثال۔ ربوہ۔ احمدیوں کے نئے مرکز کے قیام و تعمیر کی شکل میں دیکھی۔ ربوہ کے ابتدائی کوائف پر مشتمل اسی نام کی ایک کتاب مکرم کیپٹن ملک خادم حسین نے تالیف کی۔ ربوہ کے متعلق تمام ضروری امور بڑے دلچسپ پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں۔ قریباً چار سو صفحات کی اس کتاب کے چند عنوان درج ذیل ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے بعض ارشادات۔ نیا مرکز۔ نئے مرکز کا نام ربوہ میں پہلی رات۔ ربوہ کی آبادی۔ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کا 19 ستمبر 1949ء کا سفر ربوہ کا تاریخی پس منظر۔ محلہ جات اور دیگر کوائف۔ پانی کی ابتدائی مشکلات جماعتی دفاتر۔ ربوہ میں آنے والا سب سے پہلا قافلہ۔ تربیتی ادارے۔ اشاعتی ادارے اخبارات و رسائل۔ لائبریریاں۔ اجتماعات۔ چند اہم واقعات۔ چند نمایاں شخصیات۔

"کہتی ہے ہم کو خلق خدا غائبانہ کیا" کے عنوان کے تحت اس زمانہ کے بعض مشہور صحافیوں اور اخبارات کے تاثرات پیش کئے گئے ہیں۔ راولپنڈی کے ایک اخبار کے ایڈیٹر جناب نسیم سید صاحب نے "ربوہ میں دو گھنٹے" کے عنوان سے ایک طویل شذرہ لکھا جس کا ایک حصہ اس طرح ہے۔

اس سے قطع نظر کہ ایک قوم یا فرقے یا گروہ کے عقیدوں میں سچائی کا عنصر کس حد تک ہے یا وہ ناقد کے ذاتی عقائد سے کس حد تک مشابہت رکھتے ہیں یہ امر قابل توجہ ہوتا ہے کہ ان لوگوں کا جو اس مخصوص گروہ سے تعلق رکھتے ہیں عملی رویہ کیا ہے۔ کیونکہ بے عمل حقیقت سے باعمل کمئ علمی بہتر ہوتی ہے۔ ایک مشہور.... قول ہے کہ یہ نہ دیکھو کہ کون کہتا ہے بلکہ یہ دیکھو کہ کیا کہتا ہے۔ جب اس نقطہ نظر سے تحریک احمدیت سے وابستہ لوگوں کا کردار جانچا جائے تو بلاشبہ ان کے لئے سر عقیدت سے جھک جاتا ہے۔

پچھلے دنوں آل پاکستان جرنلسٹ ایسوسی ایشن کی مرکزی کونسل کے اجلاس میں شرکت کے لئے مجھے سرگودھا جانے کا اتفاق ہوا..... ایک ضعیف شخص سے میں نے الفضل کے دفتر کا پتہ پوچھا۔ جس شفقت اور نرمی سے اس بزرگ نے میرا احوال پوچھا اور مجھے خود دفتر تک پہنچایا اس سے خلوص و محبت کا وہ بین القومی جذبہ جھلک رہا تھا جو کسی بھی حساس دل کو مرعوب کرنے کے لئے کافی ہے۔ انسانی اخوت کے اس چھوٹے سے مظاہرے نے مجھے بے حد متاثر کیا..... ایک چیز جس نے میرے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا ربوہ کے مختصر قصبہ میں صفائی کا بندوبست تھا بازاروں اور کوچوں کی صفائی کسی اور شہر میں صفائی کا ہفتہ

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رانا منظور احمد

"میرا خاندان"

میرے داداجان رانا محمد یعقوب صاحب نے 1920ء میں قادیان جاکر حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اس طرح ہم جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے۔

میرے نانا جان مرزا محمد شریف بیگ آف لنگروال (جو کہ قادیان کے نزدیک ایک گاؤں ہے) کے والد مرزا دین محمد صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفیق تھے۔

1- میرے نانا جان مرزا محمد شریف بیگ صاحب ایک طویل عرصہ صدر جماعت احمدیہ پتوکی ضلع قصور رہے۔

2- میرے تایا جان رانا بشیر احمد صاحب جنرل ہسپتال کے حلقہ میں زعیم انصار اللہ رہے۔

3- میرے بڑے ماموں جان مرزا محمد سعید بیگ صاحب وفات تک صدر جماعت احمدیہ پتوکی ضلع قصور اور نائب امیر ضلع قصور رہے اور 1974ء میں اسیر راہ مولا رہے۔ انہوں نے خدام الاحمدیہ کے جھنڈے کی حفاظت کے لئے چلتی گاڑی سے کود کر جان کی پرواہ نہیں کی حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بھی آپ کے اس واقعہ کی تعریف کی۔

4- میرے خالو جان مرزا محمد اسحاق صاحب جو کہ ماسی محمدی بیگم صاحبہ کے بیٹے ہیں نے حضرت بانی سلسلہ کی بشارت پر احمدیت قبول کی اور سارے خاندان کو احمدیت قبول کرنے کی وجہ سے چھوڑ دیا تھا۔

5- میرے درمیان والے ماموں مرزا محمد لطیف بیگ صاحب جماعت احمدیہ پتوکی میں سیکرٹری امور عامہ رہے اور ہیں اور اسیر راہ مولا بھی رہے۔

6- میرے خالو جان مرزا منیر اللہ بیگ صاحب ناظم انصار اللہ ضلع قصور رہے اور جماعت احمدیہ پتوکی میں سیکرٹری ضیافت ہیں۔

7- میری والدہ محترمہ جمیلہ بیگم رانا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بہاولپور رہی ہیں اور اس وقت چار سال سے صدر لجنہ اماء اللہ حلقہ نمبر 3 علامہ اقبال ٹاؤن ضلع لاہور ہیں۔

8- میرے والد صاحب رانا مبارک احمد 1955ء میں معتمد مجلس خدام الاحمدیہ دھرم پورہ لاہور رہے ہیں۔ 1964ء کو والد صاحب کو مرکز نے سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور مقرر فرمایا اور 1979ء تک متواتر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بہاولپور منتخب ہوتے رہے اور ساتھ ایک طویل عرصہ بہاولپور میں جنرل سیکرٹری کے بھی فرائض ادا کرتے رہے۔ 1965ء سے 1979ء تک قائد ضلع و علاقہ بہاولپور رہے۔ 1974ء میں سیکرٹری وقف جدید جماعت احمدیہ بہاولپور بھی رہے۔

1979ء کو لاہور آئے 1983ء کو لاہور کی جماعت میں حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن کا قیام عمل میں آیا۔ رانا مبارک احمد کو 1983ء کو پہلا صدر مقرر کیا گیا اور آج تک محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے صدر حلقہ منتخب ہوتے آرہے ہیں۔

1984ء میں مجلس انصار اللہ ضلع لاہور کے نائب ناظم اشیاء و اجتماعات کی خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔

1988ء میں معاون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لاہور مقرر ہوئے۔

1983ء میں سیکرٹری مال تحریک جدید ضلع لاہور مقرر کیا گیا۔

1995ء میں باقاعدہ مرکز سے منظوری پر تین سال کے لئے سیکرٹری مال' تحریک جدید' وقف جدید ضلع لاہور مقرر فرمایا۔

9- خاکسار کے بڑے بھائی رانا منصور احمد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن میں ناظم خدمت خلق رہے۔

10- خاکسار کے چھوٹے بھائی رانا مقصود احمد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن میں بطور سائق خدمت سرانجام دیتے رہے۔

11- خاکسار کے ماموں زاد بھائی مرزا نسیم بیگ صاحب ولد مرزا محمد سعید بیگ آف پتوکی ایک لمبا عرصہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ پتوکی رہے اور اب لاہور میں علامہ اقبال ٹاؤن میں سیکرٹری ضیافت' سیکرٹری وقف نو اور انصار اللہ ضلع لاہور میں نائب ناظم ہیں۔

12- خاکسار کی چھوٹی پھوپھو مبارکہ اختر رانا لجنہ کی سیکرٹری مال کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔ ان کے میاں یعنی میرے پھوپھا جان ظفر اقبال بھٹی صاحب حلقہ اقبال ٹاؤن کے سیکرٹری رشتہ ناطہ رہے ہیں۔

13- خاکسار کے ماموں زاد بھائی مرزا عامر بیگ ولد مرزا محمد لطیف بیگ آف پتوکی آج کل قائد خدام الاحمدیہ پتوکی ہیں۔

14- خاکسار کے ماموں زاد بھائی مرزا نفیس احمد ولد مرزا محمد سعید بیگ آف پتوکی آج کل مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن میں بطور ناظم تجنید خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

15- خاکسار کے ماموں مرزا محمد سعید بیگ آف پتوکی کا پوتا مرزا اعتراف احمد مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں بطور زعیم خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اس کی والدہ محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ بطور سیکرٹری تربیت لجنہ اماء اللہ خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔

16- خاکسار کی خالہ کے داماد احمد عمر مرزا بطور معاون سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا بیٹا ثاقب عمر مرزا بطور زعیم حلقہ خدمات سرانجام دے رہا ہے اور اس سے چھوٹا بھائی بطور ناظم اطفال خدمات سرانجام دے رہا ہے۔

17- خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں پہلے ناظم خدمت خلق اور اب ناظم وقار عمل اور صنعت و حرفت ہے۔

آپ کا خط ملا

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ ہیوسٹن امریکہ سے لکھتے ہیں:-

امید ہے آپ سب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بالکل بخیریت ہوں گے خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

کافی دنوں کے بعد حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔ ماہ مقدس آیا اور چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے خاکسار کی طرف سے آپ سب کو۔ بہت بہت مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ ہزاروں حقیقی خوشیاں نصیب کرے۔

الفضل کے گزشتہ پرچوں میں مولانا عبد الستار خان صاحب کا ایک مضمون پڑھا۔ یہ مضمون جناب ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب اور ان کی شاعری کے بارے میں تھا۔

مضمون تو بہت اچھا تھا۔ مگر حیرانگی یہ تھی کہ یہ مضمون عبد الستار خان صاحب نے لکھا ہے عبد الستار صاحب موصوف ہمارے کلاس فیلو تھے اور جامعہ کے زمانہ میں جب ہم انہیں کوئی شعر سناتے تو شعر ان کے اوپر سے گزر جاتا تھا۔ یا شعر کے نیچے سے گزر جاتے تھے۔ آپ کے ساتھ رہنے سے انہوں نے شعروں کا ذوق حاصل کر لیا ہے اور اس کی دلیل یہی مضمون ہے جس میں انہوں نے چن چن کر اشعار بھی لکھے ہیں۔ میری طرف سے انہیں بھی اور دفتر میں کام کرنے والے سب بزرگان اور بھائیوں کی خدمت میں بہت بہت محبت بھرا اسلام۔ ایک اور عرض ہے کہ الفضل کے بعض خطوط پڑھ کر پتہ چلا کہ الفضل کا سالانہ نمبر اتنا شاندار تھا۔ ہم کیوں اس سالنامے سے محروم ہوئے ہیں ہمیں یہ سالنامہ ابھی تک نہیں ملا۔ کیا میں درخواست کر سکتا ہوں کہ یہ سالنامہ خاکسار کو ارسال فرمائیں بے حد ممنون ہوں گا۔ گزشتہ سال کا سالنامہ تو خاکسار واپسی پر پاکستان سے ساتھ لے آیا تھا۔ اس مرتبہ بھجوا دیں۔ ممنون ہوں گا۔

ہم سب کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر رنگ میں خدمات دینیہ کی توفیق دے۔ اور اپنے خاص فضلوں سے قبول فرمائے۔

مکرم ڈاکٹر عامر محمود عمر صاحب لیگوس نائیجیریا سے لکھتے ہیں۔

اکثر اوقات نئی جگہ پر جاکر جہاں کچھ مسائل سے واسطہ پڑتا ہے ان میں ایک زبان بھی ہوتی ہے جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ نائیجیریا کے چار کونوں یعنی مشرق میں EBO شمال میں Havsa شمال مغرب میں Folani اور جنوب میں Yoruba بولی جاتی ہے۔ اور لوگوں میں گھلنے ملنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ ان سے ان کی زبان میں بات کی جائے تو اس دوران کچھ لطیفے بھی جنم لیتے ہیں۔

یہی میرے ساتھ ہوا کہ ابھی مجھے نائیجیریا آئے ہوئے چند ماہ ہوئے تھے غالباً 1994ء کی بات ہے۔ اور جیسا آپ کو معلوم ہے کہ Apapa نائیجیریا کے شمال Lagos میں واقع ہے اور یہاں Yoruba بولی جاتی ہے۔

ایک دن ایک ایمرجنسی آئی ایک خاتون تھیں ان کے پیٹ میں شدید درد تھا نرس نے بلایا کہ ڈاکٹر ایمرجنسی آگئی ہے میں نے اسے چیک کیا اور ساتھ ساتھ Yoruba کا ایک لفظ "اگ بیلے" Igbele کہنا شروع کیا۔ کیونکہ میں نے دیکھا تھا کہ وہاں موجود نرسیں اور باقی لوگ ایسی تکلیف والی بات ہو تو کچھ ایسا ہی لفظ بولتے ہیں لیکن جوں جوں میں اس مریضہ کو "اگ بیلے" "اگ بیلے" کہوں تو جہاں وہ درد سے چلا رہی تھی وہاں اس نے مسکرانا شروع کر دیا اور جب میں نے گردن گھمائی تو دیکھا کہ نرسیں بھی مسکرا رہی ہیں تو میں نے پوچھا کہ کیا بات سب مسکرا رہے ہو تو ایک نرس نے جواب دیا کہ ڈاکٹر جو لفظ آپ استعمال کر رہے ہیں اس کا مطلب "Sorry" نہیں بلکہ Broom یعنی "جھاڑو" ہے اور جب میں نے مزید پوچھا تو پتہ چلا کہ Yoruba میں IPELE کا مطلب SORRY (افسوس) اور IGBELE کا مطلب BROOM (جھاڑو) ہوتا ہے اور یہ سن کر میں بھی مسکرا دیا۔

اس کے دو فائدے ہوئے ایک تو مریضہ جو ہائے ہائے کر رہی تھی وہ اپنا درد بھول کر ہم سب کی طرف متوجہ ہو گئی اور دوسرا یہ کہ مجھے ایک وقت میں دو الفاظ کے مطلب کا پتہ چل گیا۔

اسی طرح کچھ اور بھی واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

باقی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی والی لمبی عمر عطا کرے آمین ثم آمین۔ اور میری والدہ محترمہ کی درازی عمر کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

امریکہ کا چین اور ایران پر نیا الزام

امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ میں شائع ہونے والی ایک رپورٹ میں امریکی انٹیلی جنس ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ چین ایران کو ایسے مکمل کارخانے فراہم کر رہا ہے جو زہریلی گیس تیار کرتے ہیں اور اس طرح سے وہ اس عالمی معاہدے کی خلاف ورزی کا مرتکب ہو رہا ہے جس کے تحت اس قسم کی گیسوں کی تیاری کو ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

افسران نے جنہوں نے اپنا نام نہیں بتایا بیان کیا ہے کہ وہ قریباً ایک سال سے چین کے کیمیاوی آلات کی ایران کو مسلسل فراہمی کا جائزہ لے رہے ہیں۔ یہ آلات ایران کی ان فیکٹریوں میں نصب کئے جا رہے ہیں جہاں زہریلی گیس جنگی مقاصد کے لئے تیار کی جاتی ہیں۔ افسران نے کہا ہے ہمارے پاس ایسے واضح شواہد موجود ہیں کہ ان آلات کے ذریعے ان فیکٹریوں میں بیالوجیکل کیڑے مار دوائیاں یا دیگر قانونی کیمیکل پراڈکٹس تیار نہیں کئے جا رہے۔

افسران نے بتایا ہے کہ ان کارخانوں کو خفیہ طور پر فوجی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے اور یہاں پر تیسری دنیا کے ممالک کا سب سے زیادہ سرگرم پروگرام روبہ عمل لایا جا رہا ہے جس کے تحت کیمیائی ہتھیار تیار ہو رہے ہیں۔

انہوں نے کہا کہ امریکہ پہلے ہی بیجنگ سے اس بارے میں شکایت کر چکا ہے مگر اس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔

امریکہ پہلے ہی چین کے خلاف ایران کو میزائیل ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے الزام میں پابندی عائد کرنے کے بارے میں غور کر رہا ہے۔ اس کے علاوہ چین پر یہ بھی الزام ہے کہ اس نے پاکستان کو ایٹمی رنگ میگنٹ فراہم کئے ہیں جو ایٹمی ہتھیار بنانے میں بھی استعمال ہو سکتے ہیں۔

یہ معاملہ اور دیگر اس قسم کے معاملات جن سے امریکہ اور چین کے درمیان کشیدگی پیدا ہو رہی ہے ان پر امریکی عہدیداروں اور چین کے نائب وزیر خارجہ لیو ہوا اکیو کے درمیان بات چیت ہو رہی ہے۔ جو چند دن پہلے واشنگٹن پہنچے تھے۔ وہ امریکہ میں سات دن قیام کریں گے۔ مسٹر لیو نے گزشتہ روز وائٹ ہاؤس کے نیشنل سیکیورٹی ایڈوائزر مسٹر انتھونی لیکن سے ملاقات کی۔ چینی عہدیدار مسٹر جون ہالم سے بھی ملیں گے جو آرمز کنٹرول اور ڈس آرمامنٹ ایجنسی کے ڈائریکٹر ہیں۔

زہریلی گیس تیار کرنے کے آلات کی چین سے ایران کو فراہمی کیمیائی ہتھیاروں کے کنونشن کی خلاف ورزی ہے جس پر ایران اور چین نے دستخط کر رکھے ہیں۔ ابھی تک اس معاہدے پر عمل در آمد اس لئے شروع نہیں ہو سکا کہ اس پر عمل در آمد کے لئے جن 65 ممالک کی تعداد کی ضرورت ہے ان میں سے صرف 47 نے اس پر عمل کی حامی بھری ہے۔

امریکی افسران نے بتایا ہے کہ ایران نہ صرف ایسے آلات چین سے خرید رہا ہے بلکہ اس کی ٹیکنالوجی بھی خرید رہا ہے۔ اس کے علاوہ ایران خود بھی ایسے آلات تیار کرنے کی کوشش کر رہا اور عملاً چند سال کے اندر اندر ایران اس قابل ہو جائے گا کہ وہ ایسے آلات کسی کی مدد کے بغیر تیار کر سکے۔

OOO

برطانیہ کی طرف سے ایران کو تنہا کرنے کی پالیسی کی مخالفت

برطانیہ کے محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ برطانیہ امریکہ کی اس پالیسی کی حمایت نہیں کرتا کہ ایران کو اس الزام میں تنہا کر دیا جائے کہ' وہ اسرائیل میں خود کشی بم دھماکوں کے سلسلے میں حماس کی مدد و حمایت کر رہا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ ایران کے طرز عمل پر امریکی تشویش میں ہم برابر کے حصہ دار ہیں۔ اور ہم جانتے ہیں کہ ایران مشرق وسطی میں امن کے عمل کی مخالفت کر رہا ہے۔

برطانوی ترجمان نے کہا کہ ہم نہیں سمجھتے کہ ایران کو تنہا کر دینا ہی بہترین پالیسی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ ہمارے خیالات سے پوری طرح آگاہ ہے۔

اطالوی خاتون وزیر خارجہ سوسانا ایگ نیلی نے بتایا ہے کہ یورپین یونین اس اختتام ہفتہ اپنے ایک اجلاس میں یہ طے کرے گی کہ امریکی دعاوی پر کیا رد عمل ظاہر کیا جائے۔ امریکہ نے الزام لگایا ہے کہ ایران حماس کے ان بم برداروں کی حمایت کر رہا ہے جنہوں نے اسرائیل میں بموں کے دھماکے کر کے سخت خون خرابہ کیا۔

خاتون وزیر خارجہ نے بتایا ہے کہ چند دن کے اندر یورپین یونین یہ طے کرے گی کہ ایران کی طرف سے حماس کی حمایت کے الزامات پر کیا رد عمل ظاہر کیا جائے۔ ان واقعات میں 25-فروری کے بعد 60-افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

امریکی صدر مسٹر بل کلنٹن نے یوروپین یونین سے مطالبہ کیا ہے کہ حماس کی حمایت کے الزام میں ایران کو تنہا کر دیا جائے۔ اسرائیلی وزیر اعظم مسٹر شمعون پیریز نے بھی الزام عائد کیا ہے کہ حماس کے بم دھماکوں کے پیچھے ایران کا ہاتھ موجود ہے۔

مادام ایگ نیلی جو یورپین یونین کی آج کل صدر ہیں نے کہا کہ یہ سیاسی فیصلے ہیں ان پر یورپین یونین کے ارکان کو مشترکہ طور پر غور کرنا چاہئے اور کوئی مشترکہ فیصلہ کرنا چاہئے۔ خاتون وزیر خارجہ نے کہا کہ فلسطینی صدر مسٹر یاسر عرفات کا خیال ہے کہ بموں کے دھماکے کرنے والے ہمسایہ ممالک سے آئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یورپین یونین نے امن کے عمل کے لئے اہم کام کیا ہے۔ فلسطین میں الیکشن کروائے ہیں اور اس کو اس پر تشویش ہے کہ امن کا یہ عمل سبوتاژ نہ کر دیا جائے۔

ایران نے گزشتہ دنوں ان بم دھماکوں کی حمایت کرتے ہوئے انہیں آسمانی انتقام قرار دیا تھا مگر اس امر کی قطعی طور پر تردید کی تھی کہ اس نے حماس کو فوجی یا مالی مدد فراہم کی ہے۔ اور کہا تھا کہ ایران کو اس معاملے میں قربانی کا بکرا بنایا جا رہا ہے۔

اقوام متحدہ میں ایران کے مستقل نمائندہ نے کہا ہے کہ یہ غیر ذمہ دارانہ اشتعال انگیز الزامات قطعاً بے بنیاد اور غلط ہیں اور ہم ان کی قطعی طور پر تردید کرتے ہیں۔

OOO

بقیہ صفحہ 3

مشورہ رد بھی کر دیتا تھا تو خوش ہوتے تھے کہتے تھے ہاں اب میں سمجھ گیا آپ کی بات درست میری غلط جب قبول کرتا تھا تو اور بھی شاید خوش ہوتے ہوں مگر اچھے تعلقات رہے ہمیشہ ان سے۔ تو اللہ غریق رحمت فرمائے۔ وہ پود جو واقفین کی اس زمانے کی پود تھی وہ عجیب بے نظیر پود تھی۔ کچھ رہ گئے ہیں بہت سے رخصت ہو گئے۔ جو رہ گئے ہیں اللہ ان کو بھی اپنے پیار اور اپنی رضا کی چادر میں لپیٹ کر یہاں سے لے جائے اور جو چلے گئے ہیں ان پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے۔

درخواست دعا

حضرت مولانا کے بڑے صاحبزادے مکرم منیر الحق صاحب اپنے والد محترم کی وفات پر ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ اور جن لوگوں نے مختلف ذرائع سے اس غم کے موقعہ پر اظہار ہمدردی کیا ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اور درخواست کرتے ہیں کہ حضرت مولانا کی اولاد کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ان سب کو حضرت مولانا کی خوبیوں اور نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا کرے۔

بقیہ صفحہ 4

منانے کے دنوں میں بھی نہیں دیکھی جا سکتی۔

چھوٹی چھوٹی عمارات جنہیں ماڈرن طور پر بنانے کی کوشش کی گئی تھی اور صاف ستھرا ماحول قابل رشک منظر پیش کرتا تھا۔ وہاں سے رسالہ مصباح کے دفتر پہنچا تو ایک عزیز نے مجھے خوش آمدید کہا چائے کے کپ پر جو گفتگو چھڑی تو اٹھنے کو جی نہ چاہتا تھا مسز عطاء الکریم کی باتوں میں سادگی اور شیرینی کا حسین امتزاج تھا انہوں نے مجھے تحریک احمدیہ کی...... سرگرمیوں سے روشناس کرایا اور مختصر سے عرصہ میں جو ترقی کی تھی اس پر روشنی ڈالی۔ اپنائیت اور بے ساختہ پن کا احساس اس ماحول میں ایسی نعمت معلوم ہوتا تھا جس سے جدا ہونے پر رنج ہوتا تھا۔ (ربوہ صفحہ 278)

اس کے علاوہ روزنامہ سفینہ لاہور۔ ہفت روزہ اقدام لاہور۔ نوائے وقت لاہور۔ اخبار قلندر پشاور وغیرہ کے تاثرات بھی شامل ہیں۔

مکرم کیپٹن خادم حسین صاحب نے اس مفید کتاب کے آخر میں اپنی قبول احمدیت کی دلچسپ ایمان افروز روئداد بھی تحریر کی ہے۔ اسی طرح متعدد ضمیمہ جات کتاب کی افادیت میں اضافہ کر رہے ہیں اور کم و بیش ایک سو تصاویر کتاب کی دلچسپی کا باعث ہیں۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر 30472 میں بشارت احمد ولد محمد افضل قوم جٹ گھمن پیشہ وقف زندگی عمر 23 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ گھمن ضلع نارووال حال معلم وقف جدید بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ گھڑی ایک مالیتی ایک ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 00-830 روپے ماہوار بصورت وظیفہ از وقف جدید مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت احمد معلم وقف جدید ربوہ وصیت نمبر 21380 گواہ شد نمبر1 بشارت احمد وقف جدید ربوہ گواہ شد نمبر2 عمران احمد حفیظ معلم وقف جدید وصیت نمبر 28701-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر 30473 میں ولی الرحمان سنوری ابن حکیم حفیظ الرحمان سنوری قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/5 دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ برقبہ 8 مرلہ واقع دار النصر شرقی ربوہ مالیتی گیارہ ہزار تین سو تین روپے اور مکان 18/5 کا 1/6 حصہ مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 3194 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ولی الرحمان سنوری 18/5 دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 نسیم احمد شمس وصیت نمبر 25389 گواہ شد نمبر2 صفی الرحمان سنوری برادر موصی۔

مسل نمبر 30474 میں منزہ ولی زوجہ ولی الرحمن سنوری قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن 18/5 دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 96-1-1 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) حق مہر دس ہزار روپے (2) زیورات طلائی وزنی 800-81 گرام مالیتی چونتیس ہزار چار سو ستیس روپے (3) ہیرا کی انگوٹھی مالیتی ایک ہزار روپے (4) سیٹ چاندی وزنی 143 گرام مالیتی نو سو روپے (5) سلائی مشین مالیتی ساڑھے آٹھ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منزہ ولی 18/5 دار العلوم غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 کلیم احمد وصیت نمبر 26138 گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد ولد منیر الدین احمد کوارٹر نمبر 83 تحریک جدید ربوہ۔

مسل نمبر 30475 میں نعیم احمد طاہر ولد احمد علی اسلم قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار الفتوح ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-8-12 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ چار ہزار روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نعیم احمد طاہر مکان نمبر 48-47 دار الفتوح ربوہ گواہ شد نمبر1 غلام یٰسین وصیت نمبر 25583 C/105 دار الفتوح ربوہ گواہ شد نمبر2 مرزا محمد اقبال وصیت نمبر 21290۔

اطلاعات و اعلانات

حسن کارکردگی کا امتیاز

○ سال 95-1994ء میں ذیل کے علاقہ جات نے بالترتیب حسن کارکردگی کے لحاظ سے امتیاز حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان سب کے لئے مبارک فرمائے۔ آمین۔

اول=علاقہ سندھ

دوم=علاقہ لاہور

سوم=علاقہ حیدر آباد

چہارم=علاقہ فیصل آباد

پنجم=علاقہ راولپنڈی

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

داخلہ مدرسہ حفظ 1996ء

○ مدرسہ حفظ میں امسال داخلہ کا انٹرویو 6-اپریل 1996ء بروز ہفتہ صبح آٹھ بجے جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔

داخلہ کی شرائط درج ذیل ہیں۔ اور درخواست پر جن کی وضاحت ضروری ہے۔

1- عمر 12 سال سے زائد نہ ہو (10 سال ہو تو ترجیح دی جائے گی)

2- پرائمری پاس ہو

3- ناظرہ کلام الٰہی مکمل پڑھا ہوا ہو۔ اور حافظہ اچھا ہو۔

4- درخواست پریذیڈنٹ یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ طالب علم کے والد کی طرف سے پرنسپل جامعہ احمدیہ کے نام آنی چاہئے۔ (درخواست پر والدہ کے دستخط یا نشان انگوٹھا ضروری ہیں) نیز درخواست فل اسکیپ کاغذ پر ہونی چاہئے۔

5- پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی درخواست کے ساتھ بھجوائیں۔ اصل سرٹیفکیٹ انٹرویو کے وقت ہمراہ لائیں۔ کامیاب طلباء کا دوسرے روز وکالت دیوان میں انٹرویو لیا جائے گا اور پھر فضل عمر ہسپتال میں ان کا طبی معائنہ ہوگا۔

6- تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو کی کاپیاں داخلہ کے وقت مدرسہ حفظ میں جمع کروانی ہوں گی۔

7- ضروری نہیں کہ ہر طالب علم کو داخلہ مل سکے۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ترکی میں پوسٹ گریجوایٹ تعلیم

○ ترکی میں انڈر گریجوایشن تعلیم کے بارے میں روزنامہ الفضل کے مورخہ یکم فروری 96ء کے شمارے میں معلومات شائع ہو چکی ہیں۔ وہ طلبہ جو پوسٹ گریجویشن تعلیم حاصل کرنے کے لئے ترکی جانے کے خواہش مند ہیں ان کی معلومات کے لئے ذیل میں ان یونیورسٹیوں کی تفصیل دی جا رہی ہے جو انگریزی زبان میں تعلیم مہیا کرتی ہیں۔

1-BOGAZICI یونیورسٹی

یہ آرٹس۔ سائنس۔ ایجوکیشن۔ اکنامکس۔ انتظامی سائنسز اور انجینئرنگ میں تعلیم مہیا کرتی ہے۔

ایڈریس:۔

Bogazici universitesi, Kayit Kabul, Isleri Burosu, Bebek Pk-8' Istanbul, Turkey

2-HACETTEPE یونیورسٹی

یہ یونیورسٹی میڈیسن۔ ڈنٹسٹری۔ فارمیسی۔ سائنسز۔ ایجوکیشن۔ اکنامکس اور انتظامی سائنسز۔ انجینئرنگ اور فارن لینگوئجز میں تعلیم دیتی ہے۔

لینگوئجز ایڈریس

Hacettepe Universitesi, Kayit Kabul, Isleri Burosu, Ankara, Turkey

3-مڈل ایسٹ ٹیکنیکل یونیورسٹی METU

یہ آرٹس۔ سائنسز۔ ایجوکیشن۔ انتظامی سائنسز۔ آرکیٹیکچر اور انجینئرنگ میں تعلیم مہیا کرتی ہے۔

ایڈریس:۔

Ortadogu Teknik Universitesi, Kayit Kabul, Isleri Burosu, Ankara, Turkey

4-انقرہ یونیورسٹی

یہاں پر غیر ملکی طلبہ کو قانون۔ میڈیسن۔ فارمیسی۔ زبانیں۔ سائنسز۔ وٹرنری سائنسز۔ ایگریکلچر۔ جرنلزم اور ماس کمیونیکیشن وغیرہ میں تعلیم دی جاتی ہے۔

ایڈریس:۔

Ankara Universitesi, Kayit Kabul, Isleri Burosu, Cebeci, Ankara, Turkey

5-Bilkent یونیورسٹی

یہ اکنامکس اور انتظامی سائنسز۔ انجینئرنگ۔ سائنسز۔ ٹورزم اور ہوٹل مینجمنٹ میں تعلیم مہیا کرتی ہے۔

ایڈریس:۔

Bilkent Universitesi, Kayit Kabul, Isleri Burosu, p.o. Box 8, Maltepe, Ankara, Turkey

(نظارت تعلیم)

کھیل اور کھلاڑی

پاکستان کی شکست پر تبصرے

پاکستانیوں اور بھارتیوں کے لئے تو کوارٹر فائنل کا میچ ہی فائنل تھا۔ اگر اب بھارت سری لنکا سے ہار بھی جائے تو شاید اسے اتنا غم نہ ہو۔ پاکستان کی ٹیم سری لنکا سے ہار جاتی تو اتنا افسوس نہ ہوتا جتنا بھارت سے ہار کر ہوا۔

ادھر پاکستانی ٹیم پر الزامات اور ناراضگیوں کی بوچھاڑ جاری ہے۔ ہارنے والے کو ایسی صورت حال کا سامنا ہوتا ہی ہے۔ جیتنے پر بھی تو لوگ ٹیم کو سر آنکھوں پر بٹھاتے ہیں۔

بھارت کی کرکٹ ٹیم کے سابق کپتان بشن سنگھ بیدی نے وسیم اکرم پر براہ راست الزام عائد کیا ہے اور کہا ہے کہ انہوں نے فٹنس کا بہانہ بنا کر اپنی ٹیم کو نفسیاتی الجھن میں مبتلا کر دیا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں اس پر بحث کرنے کو تیار ہوں کہ وسیم اکرم اتنے ان فٹ نہیں تھے کہ کھیل ہی نہ سکتے۔

بی بی سی کے سپورٹس کے مبصر نے کہا ہے کہ جب پاکستان کی مڈل آرڈر بیٹنگ ناکام ہوگئی تو سارا بوجھ میاں داد اور سلیم ملک پر آ گیا مگر یہ دونوں کھلاڑی اس ہدف کو پورا کرنے کے اہل نہ تھے۔

بی بی سی کے تبصرہ سے اتفاق نہیں کیا جا سکتا۔ سلیم ملک اور میاں داد جیسے ماہر ترین کھلاڑی صبر اور حوصلے سے اور ساتھ ساتھ تیز کھیلنے کے بھی ماہر ہیں اور ماضی میں کئی دفعہ شکست کو فتح میں بدل چکے ہیں۔ ان کھلاڑیوں کی بیٹنگ کامیاب ہو سکتی تھی۔ اگر یہ چند اوور مزید کھیل جاتے تو صورت حال بدل سکتی تھی۔

عامر سہیل کی شاندار بیٹنگ کے باوجود ان پر تنقید بہت ہے۔ ان پر تکبر کا الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ درحقیقت عامر سہیل جیسے سٹروک پلیئر سے سست کھیل کی توقع کی ہی نہیں جا سکتی۔ اور پھر اتنے بڑے سکور کے سامنے تو مار دھاڑ ضروری تھی۔

عمران خان کا کہنا ہے کہ ایک باؤلر کو کم کھلایا گیا ہے۔ ثقلین مشتاق کو بھی کھلایا جانا چاہئے تھا۔

تاہم قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی کا تبصرہ خوب ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہمارے ملک میں ہارنے والا یتیم ہو جاتا ہے۔ میں یتیموں کے ساتھ ہوں۔ جیتنے والے کا تو ہر کوئی باپ بن جاتا ہے۔

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 11- مارچ-1996ء
درجہ حرارت کم از کم 17 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 28 درجے سنٹی گریڈ

○ مسلم لیگ (ن) کے لیڈر شیخ رشید کو کلاشنکوف کیس میں بری کر دیا گیا ہے حکومت نے عدالت کے سامنے کہا تھا کہ انہیں شیخ رشید کی اپیل منظور کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اگر ان کو رہا کر دیا جائے تو حکومت اس کی مخالفت نہیں کرے گی۔ چنانچہ ان کو اس کیس میں بری کر دیا گیا۔ خصوصی عدالت نے 9 فروری 1995ء کو شیخ رشید کو 7 سال قید اور دو لاکھ روپے جرمانہ کی سزا سنائی تھی۔ فل بنچ نے اپنے فیصلے میں لکھا ہے کہ اگر شیخ رشید کسی اور کیس میں مطلوب نہ ہوں تو ان کو رہا کر دیا جائے۔

○ اپوزیشن نے کہا ہے کہ شیخ رشید کی بریت پر حکومت استعفیٰ دے۔ قومی اسمبلی میں اس موضوع پر گفتگو میں شدید ہنگامہ ہو گیا۔ اپوزیشن حکومتی ارکان کو جھوٹے اور دغا باز قرار دیتی رہی۔ سرکاری ارکان کی طرف سے ضیاء باقیات کے نعرے لگائے گئے۔ ارکان گلے پھاڑ پھاڑ کر بولتے رہے۔ نواز شریف اطمینان سے بیٹھے رہے۔ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو مسکراتی رہیں۔ اپوزیشن کے ارکان نے کہا کہ اب یہ جھوٹ بول کر عزت بچا رہے ہیں۔ چلو بھر پانی میں ڈوب مریں۔ ان کے چہرے کی سیاہی سامنے آ گئی ہے۔ وزیر تعلیم نے کہا کہ لگتا ہے اپوزیشن شیخ رشید کی بریت سے خوش نہیں ہے۔

○ شیخ رشید کے خلاف لال حویلی فائرنگ کیس میں بھی مقدمہ چل رہا ہے اس مقدمے میں ان کی ضمانت کی درخواست سپریم کورٹ میں زیر سماعت ہے۔ اس لئے وہ فوری طور پر رہا نہ ہو سکیں گے۔

○ شیخ رشید نے اپنی بریت کی خبر ملنے پر کہا کہ یہ مسلم لیگ اور میرے حلقے کے عوام کی فتح ہے۔ آج بھی نواز شریف کے ساتھ ہوں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ شیخ رشید کو ان کے جرم کی سزا مل چکی ہے۔ امریکہ ہمارے عدالتی نظام پر تنقید نہ کرے۔ امریکی محکمہ خارجہ کو تبصرے کا کوئی حق نہیں۔ شیخ رشید ڈیڑھ سال سزا بھگت چکے ہیں اب ان سے خطرہ نہیں لہٰذا ان کی ضمانت کے خلاف درخواست نہیں دی۔ شہباز شریف کے بارے میں انہوں نے کہا کہ ان کے خلاف سیاسی خورد برد کے مقدمات ہیں۔ ضمانت ہو گئی تو ٹھیک ہے۔ یہاں تو قتل کے مقدمے میں بھی ضمانت ہو جاتی ہے۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ شیخ رشید کے خلاف جھوٹا مقدمہ بنانے میں بے نظیر، زرداری یا ٹو سمیت کوئی بھی ملوث ہو تو اس کو عدالت میں طلب کیا جانا چاہئے۔

○ راولپنڈی میں شیخ رشید کی بریت کی خبر سن کر مسلم لیگیوں نے جشن منایا آتشبازی کی اور جلوس نکالا۔ مٹھائی بھی تقسیم کی گئی۔

○ ورلڈ کپ کے کوارٹر فائنل میں بھارت کے ہاتھوں شکست سے پوری پاکستانی قوم سکتے میں آ گئی۔ لاہور میں بھاٹی گلشن راوی اور کئی دیگر علاقوں میں ٹیم کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ کھلاڑیوں کی تصاویر والا بورڈ توڑ دیا گیا۔ ایک شیدائی نے خود کو زخمی کر دیا۔ اخباروں میں فون کرنے والوں نے کہا کہ کوکے پہننے والے کھلاڑی اب چوڑیاں پہن لیں۔ نوجوانوں نے فیروز پور روڈ پر جلوس میں کپتان کا پتلا نذر آتش کر دیا۔ وسیم اکرم پر جوئے کے الزامات عائد کئے گئے ہیں۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ پاکستان ہار گیا ہے۔ کرپشن اور فحاشی جیت گئی ہے۔ اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ زندگی کے تمام شعبوں کی طرح کرکٹ بھی مایوسی اور پژمردگی کے اثرات سے نہیں بچ سکی۔

○ سینٹ میں کرکٹ ٹیم کی شکست پر زبردست ہنگامہ آرائی ہوئی۔ اپوزیشن نے کہا کہ بے حیائی نے شکست دلائی ہے پی ٹی وی اور زرداری شکست کے ذمہ دار ہیں۔ حکومت نے کہا کہ ناقص کارکردگی سے شکست ہوئی ہے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ سونیا گاندھی کا بیان درست ہے پیپلز پارٹی نے ہمارے لئے تمام دیواریں گرا دی ہیں۔

○ بھارتی ٹیم کی کامیابی کے فوری بعد بھارتی فوج نے کھوئی رٹہ سیکٹر میں رات بھر گولہ باری جاری رکھی۔ ستھرائی سے لے کر گائی سیداں تک کے علاقے میں فائرنگ کی گئی۔ تیس سے زیادہ روشنی کے گولے بھی پھینکے گئے۔ پاکستانی فوج نے بھی جوابی فائرنگ کی۔

○ پاکستان کی ٹیم پر جوئے بازی کے الزامات لگائے جا رہے ہیں۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ٹیم کے خلاف کوئی سازش کی گئی ہے۔ وسیم اکرم کے نہ کھیلنے پر بھی چہ میگوئیاں کی جا رہی ہیں۔

○ پاکستان کی شکست کے بعد ورلڈ کپ کے بقیہ میچوں میں ٹکٹوں کی فروخت میں بھی زبردست مندا رہا۔

○ لاہور میں موٹر سائیکل چوری اور ڈکیتی کی کوشش کے ملزم کو جسمانی ریمانڈ کے ... ان پولیس نے مبینہ طور پر تشدد کر کے ہلاک کر دیا۔ بعض ازاں پولیس والے مقتول کی نعش کے پاؤں میں لگی بیڑیاں کٹواتے ہوئے پکڑے گئے۔ ویلڈنگ ورکشاپ سے بیڑیاں کٹوانے لگے تو ورثاء نے شور مچا دیا۔ مغلپورہ اور اچھرہ کی پولیس کے اہلکار ایک دوسرے پر الزام عائد کرتے رہے۔

○ سکرنڈ (سندھ) میں ڈاکوؤں نے 5- افراد کو اغوا کر کے دو سگے بھائیوں کو گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ ڈاکو مغویان کو جنگلات میں لے گئے ہیں۔ راہو قبیلے کے سینکڑوں افراد نے پولیس کی بھاری جمعیت سمیت جنگلات کا محاصرہ کر کے تلاش شروع کر دی ہے۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ پنجاب کی حکومت کنٹرول اور نظم و ضبط پر عمل درآمد کرانا چھوڑ چکی ہے۔ ڈاکٹروں کی تقرریوں میں بھی سفارشوں پر کام چلایا جاتا ہے۔ احکامات نہ ماننے والے مجرم اور سزا کے حقدار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ لوگ اب حکومت کی نج کاری کا بھی مطالبہ کر رہے ہیں۔

○ پاکستان نے کہا ہے کہ یورپین یونین کو اقوام متحدہ میں دو مستقل نشستوں کا کوئی حق نہیں ہے۔ ان کی خارجہ پالیسی اور کرنسی تک ایک ہے۔ پھر ان کو دو سیٹیں (برطانیہ اور فرانس) کیوں حاصل ہیں اور اب جرمنی کی صورت میں تیسری مزید سیٹ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں؟

○ اقلیتی رکن سندھ اسمبلی کنور ہمیر سنگھ کو سندھ کابینہ میں شامل کر لیا گیا ہے۔

○ عمران خان نے کہا ہے کہ مجھے اقتدار کی ہوس نہیں ہے۔ مجھے دوبار وزارت عظمیٰ کی پیش کش کی گئی ہے۔

○ ملک بھر کی 83 جیلوں میں 72 ہزار سے زائد قیدی اور حوالاتی ہیں قیدیوں کی تعداد گنجائش سے بڑھتی جا رہی ہے۔

○ کرکٹ میچ ہارتے ہی پولیس نے پی ٹی وی کی چیئرمین رعنا شیخ کا گھر اپنی حفاظت میں لے لیا۔

○ سیالکوٹ کے مختلف سیکٹروں میں فائرنگ کا تبادلہ جاری ہے ورکنگ باؤنڈری پر بھارت کی طرف سے خاردار تار لگانے پر چناب رینجرز اور بارڈر سیکیورٹی فوس کے درمیان فائرنگ ہو رہی ہے۔

○ سیاسی رشوت کے طور پر پی آئی اے کے مفت ٹکٹ دے کر پی آئی اے کو کروڑوں روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ جنوری 93 سے جون 95ء تک رعایتی یا مفت تقریباً دس ہزار ٹکٹ دیئے گئے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے میاں محمد اظہر نے حامد ناصر چٹھہ کے بیان کو خوش آئند قرار دیا ہے۔ اور کہا ہے کہ مسلم لیگیوں کے درمیان اتحاد ہر لیگی کی آرزو ہے۔

○ انتخابی فہرستوں کے ابتدائی مسودے عوام کے معائنے کے لئے شائع کر دیئے گئے۔ ان مسودوں پر 31 مارچ تک اعتراضات داخل کئے جا سکیں گے۔

○ رجسٹریشن آفس فاروو ال کے تالے توڑ کر سینکڑوں سادہ قومی شناختی کارڈ چرا لئے گئے۔

○ ایرانی وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی نے کہا ہے کہ ان کی حکومت کسی کو بیرون ملک قتل کرنے کے لئے آدمی نہیں بھیجتی۔ سلمان رشدی کے خلاف قتل کے فتوے کے ضمن میں انہوں نے کہا کہ تاہم ایران کی ایک تنظیم نے ایسے مسلمان کے لئے 20 لاکھ ڈالر کی پیشکش کی ہے جو رشدی کو قتل کر دے۔

○ کرپشن کے الزامات میں کارروائی کرنے کے لئے 769 پولیس ملازمین کو سمن جاری کر دیئے گئے ہیں۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے الزام عائد کیا ہے کہ 1988ء میں بے نظیر بھٹو نے ضیاء الحق کی صدارت میں حکومت بنانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ وہ ایک بڑی غیر ملکی طاقت کے سہارے حکومت کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ ضیاء الحق مذہب اور ملک کا دشمن تھا۔

○ بنگلہ دیش میں اپوزیشن نے حکومت کے خلاف غیر معینہ مدت کے لئے ہڑتال شروع کر دی ہے۔ چٹاگانگ میں اپوزیشن کے دو رہنما ہلاک ہو گئے۔

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
دشمن مرض لیکوریا
1911ء سے مصروف خدمت
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
مطب حمید
سلکوریا یونانی
فون: 0431-264624
فیکس 0431-219066
پنڈی بائی پاس، جی۔ٹی روڈ، گوجرانوالہ

ہومیوپیتھی کا بنیادی اصول
ایک مریض ...... ایک دوائی
فرحت کلینک
متصل انجم کلینک اقصیٰ چوک
زیر نگرانی سکواڈرن لیڈر (ر) ڈاکٹر عبدالباسط قمر ربوہ
ہومیوفزیشن

اسلام آباد۔ لاہور۔ کراچی میں جائیداد کی
خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
عمیر ایسوسی ایٹس
وڈاچ پلازا۔ ایف ۱۰ مرکز اسلام آباد
فون دفتر: 051-291578
051-291579

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۳۰ روپے۔ ۶۰ گرام ۹۰ روپے۔ ۱۰۰ گرام ۱۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)
۲۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کیلئے معقول کمیشن
فہرست ادویہ و جنتری ۱۹۹۶ء مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
مطب ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
PHONE: (04524) 211434-212434 FAX: 534